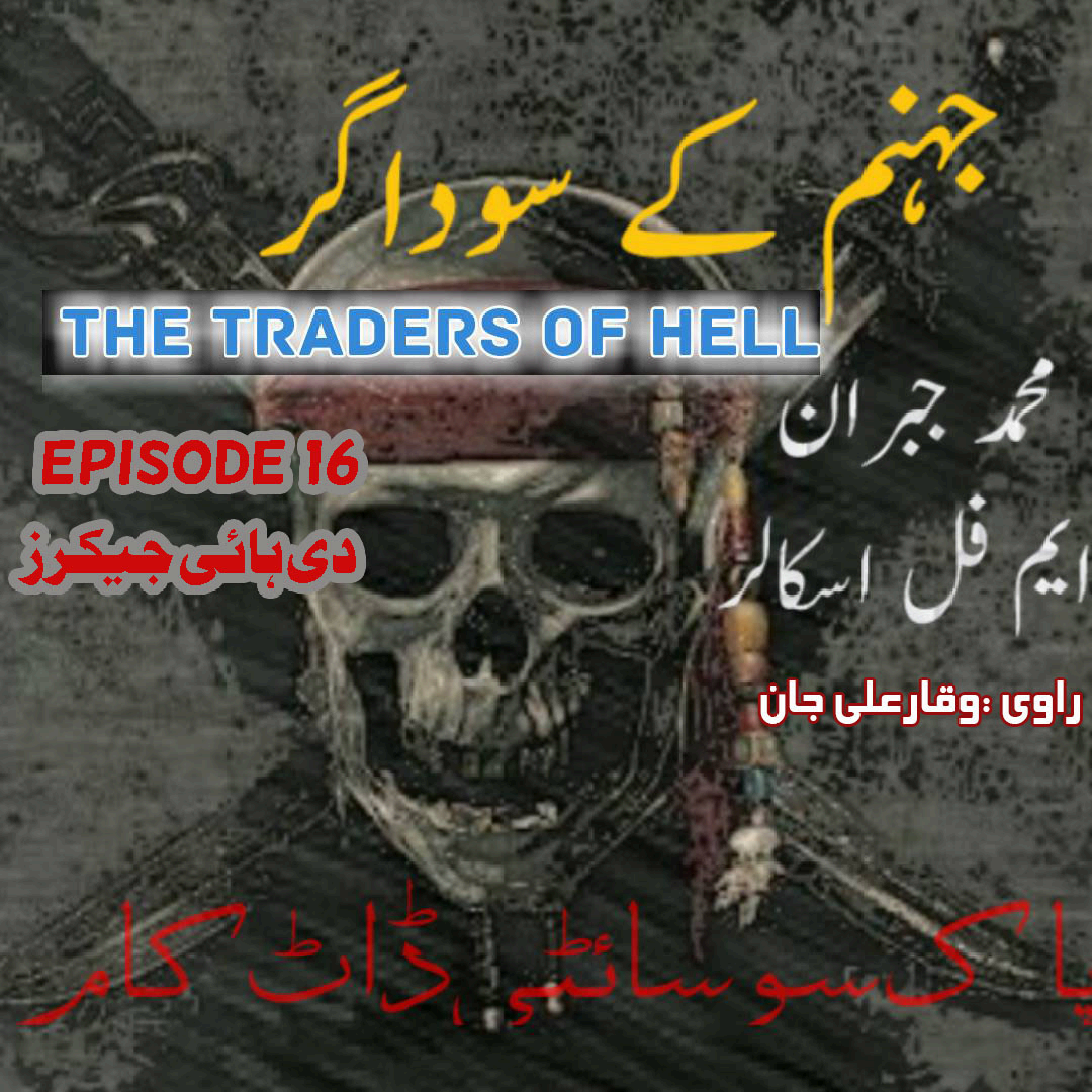


جہنم کے سوداگر
THE TRADERS OF HELL
محمد جبران
ایم فل اسکالر
EPISODE 16
دی ہائی جیکرز
راوی :وقارعلی جان
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

دی ہائی جیکرز (سولہویں قسط)

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

علی رضا مجھے ڈرا دھمکا کر کمرے سے جا چکا تھا۔ پر تا حال میں نے اپنی زبان نہیں کھولی تھی اور اب زبان سے کچھ ادا کرنے کے لئے رہ ہی کیا گیا تھا۔ ہاں البتہ ابھی تک ان لوگوں نے میرے چہرے کو واش نہیں کیا تھا۔ اس کی دو ہی وجوہات رہی ہو نگی ایک تو یہ کہ وہ مجھے ڈھیل دے کر موقعہ دینا چاہ رہے تھے کہ میں اپنی زبان خود ہی کھول دوں دوسرا یہ کہ ان کے پاس سوپر میک اَپ واشر سرے سے تھا ہی نہیں۔ وہ عام سے میک اَپ واشر سے دھو کر میرے سامنے خود کو ایکسپوز نہیں کرنا چاہتے تھے۔ میں اسی طرح خاموش بیٹھا تھا اور آنے والے کسی نئے میزبان کا انتظار کر رہا تھا۔ مجھے پوری امید تھی کہ وہ مجھے نہ تو کچھ کھانے کے لئے دیں گے اور نہ ہی مجھے سونے دیں گے۔ میں ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا۔ اپنی تو زندگی ہی یہی تھی کسی پل سکون نہیں تھا۔ اس سے قبل کے میرا دھیان کسی اور طرف جاتا اس بار کمرے کا دروازہ کھلا تو آمنہ مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور میرے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر وہ یوں ہی مجھے تکتی رہی جیسے مجھے تول رہی ہو۔ پھر وہ گویا ہوئی۔ :

"ہاں تو مسٹر ڈیوڈ کیا تم نے اب تک کوئی نئی کہانی بنالی یا اب تم لائن پر آ گئے ہو اور تعاون کرنے کے لئے تیار ہو۔۔۔۔"

"میں تو شروع سے ہی ہوا میں ہوں۔ تم لوگوں نے لائن پر آنے کب دیا ہے اور اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں ہوا میں ہی تحلیل نہ ہو جاؤں۔"

"اچھا خیال ہے اور اگر بنا پیراشوٹ کے تحلیل ہونے کی کوشش کی تو سیدھا تھوبڑے کے بل گرو گے۔ منکے بھی ٹوٹیں گے اور طبیعت بھی صاف ہو جائے گی۔۔۔" اس بار وہ خلاف توقع وہ اچھے موڈ میں تھی اور میں اس کے اسی موڈ کو دیکھ کر قدرے چونک سا گیا تھا۔ بظاہر وہ مجھ پر طنز ہی کر رہی تھی مگر مسکراتے ہوئے دوستانہ انداز میں، علی رضا کا بھی یہی اسٹائل تھا۔ اب اس نے بھی وہی اسٹائل اپنالیا تھا۔ ان دونوں میں یقینا کوئی نہ کوئی کھچڑی ضرور پک رہی تھی۔ جو اس وقت میں سمجھنے سے بالکل قاسر تھا۔

"کیا ہوا آمنہ جی اب تو بڑے اچھے موڈ میں لگ رہی ہیں کیا کوئی نئی بریکنگ نیوز لیکر آئی ہیں۔" میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ میری بات سن کر تنک کر بولی۔

"کیوں جو ابھی علی رضا سنا کر گیا، تمہارا اُس سے دل نہیں بھرا کیا جو اب کسی اور نیوز کا انتظار کر رہے ہو؟"

"ویسے آپ کہتی تو سچ ہیں میرا دل بھر تو گیا ہے۔ لیکن آپ اتنی آسانی سے باز آنے والی نہیں ہیں۔ سو مجھے پورا یقین ہے کوئی نہ کوئی بیڈ نیوز ہے میرے لئے۔"

"تم نے بالکل ٹھیک سمجھا مسٹر ڈیوڈ۔۔۔ تمہارے لئے بیڈ نیوز ہی ہے تمہارا ساتھی خود کشی کر کے مر گیا ہے۔ بے چارہ تھوڑا سا بھی تشدد برداشت نہیں کر سکا۔۔۔ ویسے آپس کی بات ہے کرنل اشر نے رکھے سارے کاغذی گبرو ہی ہیں۔۔۔ کام کے بندے تو صرف تم ہی ہو۔ باقی سب خواجہ سراؤں کی فوج بھرتی کی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔" اس نے اپنی طرف سے بھرپور انداز میں مسکراتے ہوئے طنز کیا تو میں ایک بار پھر سے مسکرا دیا۔

"اوہو بے چارے کا جلدی ہی انجام ہو گیا۔ ابھی تو اسکی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ مجھے کہہ رہا تھا کہ دس بارہ بچے پیدا کرونگا، پوری فٹ بال کی ٹیم بن جائے گی۔۔۔۔۔۔" میری بات سن کر وہ بھی کھکھلا کر ہنس پڑی۔ اسکے ماتھے پر ہلکی سی ٹریٹمنٹ کی ہوئی تھی جو یقیناً میرے لگائے ہوئے گھاؤ کا انجام رہی ہو گی۔۔ اس نے آگے جھک کر آہستہ سے کہا۔

"وہ بظاہر لگتا تو ایرانی تھا۔۔۔ ویسے کیا نام تھا اسکا۔۔۔۔۔۔"

"وہی جو عام ایرانی مردوں کے ہوتے ہیں۔۔۔ اس نے بتایا نہیں؟"

"نہیں اس نے کیا بتانا ہے اس نے تو اپنے دانتوں کے نیچے کیپسول رکھا ہوا تھا۔۔۔ ہم شروع کرنے ہی والے تھے کہ اس نے وہ چبا لیا۔۔ کافی بزدل ثابت ہوا۔۔۔ ویسے ایرانی لوگ تمہاری سوچ سے زیادہ بہادر ہوتے ہیں۔ اس لئے میں یہ پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ ایرانی نہیں تھا۔"

تبھی تم پاکستان سے نفرت کرتی ہو؟۔۔۔" میرے اس اچانک سوال پر وہ تھوڑی سے بوکھلا گئی پھر ایکدم سے سنبھل کر بولی۔

"تمہیں بڑی پاکستان کی فکر ہو رہی ہے خیر تو ہے ناں؟ مشن کامیاب رہا تو پاکستان کی تعریفیں شروع کر دیں؟"

"کس مشن کی بات کر رہی ہیں محترمہ آپ؟ میرے شیخ قاسم ثابت نہ ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں کوئی ڈیوڈ ہوں۔۔۔"

"اچھا یعنی اب بھی تمہیں امید ہے کہ کرنل اشر تمہاری مدد کو یہاں آئے گا یا اس کا کوئی ایجنٹ؟ تمہاری یہ بھول ہے۔۔۔ ایک بات کان کھول کر سن لو تمہاری موت سر عام پھانسی لگنے سے ہو گی اور تمہیں حسام جہاں کے قتل کے جرم میں پوری دنیا کے میڈیا کے سامنے لائیو ذلیل و رسوا کر کے سولی ٹانگا جائے گا۔ مقتول کی ماں تمہارے منہ پر تھوکے گی اور تم کتے کی موت مرو گے سمجھے۔"

http://paksociety.com

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایڈ فری لنکس
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety
پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1
پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-



http://paksociety.com

"اچھا یعنی یہاں اتنی اندھیر نگری ہے کہ کسی بھی ایرے غیرے نتھو غیرے کو پکڑ کر ڈیوڈ کا لیبل لگا کر پھانسی چڑھا دو گے اور تم لوگوں کا بدلہ پورا ہو جائے گا۔۔۔ کیسا ملک ہے یہ سمجھ سے بالاتر ہے یہ باتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیوں وہ وقت بھول گئے ہو جب تم لوگوں نے میرے بھائی کو دہشت گرد کا لیبل لگا کر دھر لیا تھا، جو بالکل بھی دہشت گرد نہیں تھا۔ بلکہ امریکہ پڑھنے گیا تھا۔ اُسے تم لوگوں نے ماورائے قانون کرائین ہوٹل میں ہوئے دھماکوں کے الزام میں پکڑ لیا تھا۔ مانا کے وہ دھماکے انسانیت سوز اور دل دہلا دینے والے تھے اس میں کئی بے گناہ انسانوں اور بچوں کی لاشیں گری تھیں۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کے تم لوگ میرے بھائی کو پکڑ لیتے اور اسے بے پناہ ٹاچر کر کر کے مار ڈالتے۔ تم لوگ انسان نہیں درندے ہو اور اسکے باوجود ہم لوگوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ یہی نہیں اس کے بعد اب جو کچھ تم نے میرے ماموں کے ساتھ کیا۔ وہ اس وقت آئی سی یو میں موت اور زندگی کی کشمکش میں لڑ رہے ہیں۔ یہ سب بھی تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"فائر تو تم ہی کرنے والی تھی ناں۔۔۔ وہ سب بھول گئی ہو یا پھر سے یاد دلاؤں؟ میں نے جو کچھ کیا اپنے دفاع میں کیا، جس کی اجازت دنیا کا ہر قانون دیتا ہے اور اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" میں نے اسے دانت پیس کر کہا تو اس نے اپنے گریبان سے پستول نکالا اور اسے میری طرف تان کر گھورنے لگی۔ میں اس کی طرف دیکھ کر طنزاً ہنسنے لگا اور کہا۔

"ان کھلونوں سے میں نہیں ڈرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلاوجہ میرے سامنے تان کر خود کو شرمندہ نہ کرو۔۔۔"

"جانتی ہوں جنکے ضمیر ہی فوت ہو چکے ہوں انہیں ان کھلونوں سے کیا دنیا کے کسی ہتھیار سے نہیں ڈرایا جا سکتا۔" یہ کہتے ہی اس نے اپنے ہاتھ ڈھیلے چھوڑ دیے اور پھر دوسرے ہی لمحے اس نے ایک دم سے فائر کر دیا۔ میں نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اپنے سر کو دائیں جانب ہلکا سا جھکایا تو گولی میرے پاس سے شاں کی آواز کرتی ہوئی گزر گئی۔ دوسرے ہی لمحے کمرے میں ایک اور فائر ہوا اور ایک انسانی چیخ گونج اٹھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

میری طویل بھاگ دوڑ کے بعد سفر کا اختتام ہسپتال کے بستر پر ہوا۔ میں نے جوں ہی آنکھیں کھولیں تو اپنے سامنے کرنل اشر کو پایا جبکہ اس کے ساتھ ہی مایا فرنس کا تشویش بھرا چہرہ دیکھا۔ ان کے ساتھ بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے دیگر سوپر ایجنٹس بھی موجود تھے۔ میرا سر پٹیوں سے لپٹا ہوا تھا اور میرے ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی، اس کے علاوہ میرے جسم کو بیڈ کے ساتھ کلپ کیا گیا تھا۔ میرے سامنے ہی ٹی وی لگا ہوا تھا اور اس پر وہ تاریخی منظر تھا جس نے آج دنیا کا نقشہ ہمیشہ کے لئے بدل کر رکھ دیا تھا۔ چار طیارے ٹھیک والڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت سے جا کر ٹکرائے تھے اور اب وہ عمارت رفتہ رفتہ نیچے گر رہی تھی۔ کرنل اشر بن زائن کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ تھی اور وہ اس منظر سے خوب لطف اندوز ہو رہا تھا۔ میری ہلکی سی کراہ سے سب کے سب میری طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

http://paksociety.com

"جیو میرے شیر کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔ آج اس خوشی میں بھرپور جام ہو گا۔۔۔" کرنل اشر نے جھومتے ہوئے کہا اور پاس رکھی ٹیبل پر سے ہر ایک کے لئے جام بنایا اور انہیں اپنے ہاتھوں سے سرو کیا۔۔۔ میں ان سب کو دیکھ کر مسکرایا تو مایا بھی مسکرا دی ۔۔۔۔

"اٹھو میرے شیر دیکھو۔۔۔ آج میرے شیطانی دماغ کا منہ بولتا ثبوت تم سب کی نظروں کے سامنے۔۔۔ دنیا اسے آنے والی کئی نسلوں تک نائن الیون کے نام سے یاد رکھے گی اور جانتے ہو اس کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ آج اس عمارت میں تین ہزار یہودی نہیں ہیں، کیونکہ یہودیوں کی طرف سے خاص طور پر سرکاری سطح پر زور ڈلوا کر نکالا گیا۔ ورنہ تو یہ پلان اتنا سیکرٹ تھا کہ کسی کو کان و کان خبر نہیں ہوئی۔ باقی لوگ مریں، جائیں جہنم میں میری بلا سے۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔" میں حیرت سے اسے تکے جا رہا تھا اور کبھی اپنی حالت دیکھ رہا تھا۔ مجھے واقعی یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں زندہ ہوں اور میری جان صحیح سلامت ہے، مجھے واقعی کچھ نہیں ہوا تھا۔ واقعی وہاں سے بچ کر نکل آنا کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔ وہ دن جو میں کشتی میں گزارے تھے کسی خواب کی مانند معلوم ہو رہے تھے۔ مگر یہ سب چھٹکارا کیسے ہوا تھا۔ یقیناً یہ ایک مسٹری سے بھرپور سوال تھا جس کا جواب پانے کے لئے مجھے بہت اشتیاق ہو رہا تھا۔

"سس سس سر پر میں یہاں تک کیسے پہنچا؟۔۔۔" میں نے بڑی مشکلوں سے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے تھے۔

"ارے چھوڑو یار اِن باتوں کو فل الحال۔۔۔ ابھی وہ ٹی وی دیکھو اور اسے انجوائے کرو۔ یہ خوشی کا موقع ہے اور تم کیا یہ پرانے قصے لیکر بیٹھ گئے۔" ٹی وی پر بار بار ایک ویڈیو چلائی جا رہی تھی۔ جو خوف اور چیخوں کے سائے میں بنائی گئی تھی۔ اور پھر وہ گھڑی آئی جب اس کے ساتھ ہی ہمارے پلانٹ کئے ہوئے ایجنٹ کا بیان منظر عام پر آ گیا۔ اس دہشت گردی کے دل دہلا دینے واقعے کی ذمہ داری تحریک الشیر کے سربراہ ابو المسعود نے لے لی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ویڈیو بیان بھی عربی زبان میں جاری کر دیا گیا تھا۔ جس کا ترجمہ خود چینل والوں نے کیا تھا۔ ٹی وی ایک سائیڈ پر بلڈنگز گر رہی تھیں جبکہ دوسری جانب اس کا ایک پرجوش خطاب جاری تھا۔ وہ ایک بند کمرے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے آٹھ دس داڑیوں اور بندوقوں والے کھڑے ہوئے ہوئے تھے۔ ان پشت پر ایک بہت بڑے کپڑے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔

"مبارک ہو مبارک ہو۔۔۔ آج عالم اسلام کی سب سے بڑی فتح ہوئی ہے۔ ہمارے جانباز مجاہدوں نے امریکہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ شکر ہے میرے اُس پاک پروردگار کا جس نے مجھے یہ طاقت دے کے میں آپ سب کے سامنے یہ خوش خبری سنا سکوں۔ ہاں جی تمام عالم اسلام آج مبارک باد کا مستحق ہے۔ انشااللہ ہم عنقریب پوری دنیا میں اپنی کامیابی کے جھنڈے گھاڑیں گے۔ امریکہ والوں سن لو یہ جنگ قیامت تک تم نہیں جیت سکتے۔ تم مسلمانوں کی طاقت کو ابھی جانتے نہیں ہو ہم نے تمہیں للکارہ نہیں بلکہ تمہارے گھر میں گھس کر تمہیں چوہوں کی طرح مارا ہے۔ شیر کے بچے ہمیشہ مردوں کی طرح سینوں میں گولیاں مارتے ہیں۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آج سے پوری دنیا میں عالمی جہاد کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ہم پوری دنیا سے امریکیوں کا چن چن کر خاتمہ کریں گے، اس وقت دنیا میں امریکہ جو اندھیر نگری مچار کھی ہے اس پورا پورا محاسبہ کیا جائے گا اور اسرائیل والو تم بھی سن لو۔ جو تم لوگوں نے بے چارے مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ گزشتہ ساٹھ سالوں میں سلوک روا رکھا ہوا ہے ہم اس کا بھی بھرپور بدلا لیں گے۔ ہمارے خودکش بمبار اب پوری دنیا میں پھیل جائیں گے۔ آج سے میں تمام عالم اسلام سے اپیل کرتا ہوں کے اپنے بیٹے جہاد کے وقف کردیں۔ یہ دین کے لئے اور اسلام کے لئے نہایت ضروری ہے۔۔۔ آج سے ہماری مائیں ڈاکٹر یا انجینئر نہیں بلکہ خودکش بم بار پیدا کریں گیں۔ ہم نے حضرت امام مہدیؑ کی فوج تیار کرنی ہے اور اسی کا عَلم لیکر میں میدان میں اترا ہوں۔ میرا انتخاب خود اللہ نے کردیا ہے اور مجھے خواب میں بشارت ہوئی ہے کہ میں مہدیؑ کی فوج کا سپہ سالار ہونگا۔۔۔۔۔۔۔ امریکی صدر رابرٹ تم بھی کان کھول کر سن لو تمہارے امریکہ کی میں نے دھجیاں اڑا کر رکھ دینی ہیں ابھی تو یہ شروعات ہے آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔ خبردار اگر مسلمانوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو۔۔۔۔۔" وہ طوطے کی طرح لگا ہوا تھا اور اسکرپٹ کے عین مطابق بولے چلے جا رہا تھا۔ اس دوران مایا ایک کرسی گھسیٹ کر میرا ایک ہاتھ تھام کر مجھے چاہت بھرے انداز میں دیکھنے لگی۔ میں اسے دیکھ رہا تھا اور وہ مجھے دیکھ رہی تھی۔ ہم دونوں دیر تک ایک دوسرے میں کھوئے رہے۔ پھر اس نے ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ میں سے ایک گلاس میں پانی بھرا اور میرے سر کو تھام کر تھوڑا سا اٹھایا اور مجھے پلانا شروع کردیا۔ جیسے ہی پانی میرے حلق میں اترا تو مجھے ایک بھرپور تازگی کا احساس ہوا۔ میں نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں تو اس نے مجھے بے اختیار اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ادھر ابو المسعود کی تقریر ختم ہوئی تو کرنل اشر ٹی وی میوٹ کر کے ہم دونوں کو دیکھ کر کھانسے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔" اس نے ہم دونوں کو چھیڑا تو ہم دونوں ایکدم سے سنبھل گئے۔ مایا قدرے حواس باختہ ہو گئی تھی۔

لگا کر ہنس پڑے۔

"بالکل بالکل ہمارے شیر کی خدمت کرو۔ اسے پھر سے موٹا تازہ کردو۔ کیونکہ ہماری ایجنسی کا ڈائمنڈ تو یہ ہی ہے۔ جب شیر بھوکا اور زخمی ہو تو نارمل سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔" کرنل اشر کے منہ سے میری تعریف سن کر مایا بے اختیار شرما دی۔ اسے شرماتا دیکھ کر میں بھی مسکرا دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ برسوں بعد مجھے سکون ملا ہو، پر شاید ایسا نہیں تھا کیونکہ جو مناظر میرے سامنے چل رہے تھے وہ یقینا امید افزا نہیں تھے۔ نہ جانے آنے والے دنوں امریکہ جیسی سوپر پاور کس طرح قہر بن کر ٹوٹنے والی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ فائر دراصل اسپیکر کے ذریعے سنائی دیا تھا اور اُسی کے ذریعے ایک انسانی چیخ کمرے میں گونجی تھی۔ وہ چیخ یقینا میرے لیئے غیر مانوس سی تھی جبکہ آمنہ جہاں اسے سن کر بری طرح سے چونک اٹھی تھی۔ شاید وہ اُس آواز کو پہچانتی تھی، دوسرے ہی لمحے وہ

http://paksociety.com

تیزی سے کرسی سے اٹھی اور دوڑتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ اس کے نکلتے ہی اس لمحے کو غنیمت جانتے ہوئے میں نے آرام سے اپنے ہاتھ چھڑائے اور پھر آہستگی سے نیچے جھک کر اپنے دونوں پیر بھی آزاد کرالیئے۔ یہ سب زیادہ سے زیادہ تیس سیکنڈ کے اندر ہوا تھا۔ ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈ میرے کام آگئے تھے۔ میں پر سکون انداز میں اٹھا اور گھوم کر میز کی دوسری جانب آکر دراز کھولی اور اس میں سے ایک خنجر باہر نکال کر میں نے اپنے قدم دروازے کی جانب بڑھا دیئے۔ دروازے پر ہاتھ رکھتے ہی وہ بے آواز انداز میں کھل گیا اور پھر میں نے آہستگی سے باہر جھانکا تو مجھے دائیں بائیں دو مشین گن بردار نظر آئے میں نے سب سے پہلے اپنا خنجر اپنی پینٹ کی بیک سائیڈ میں اڑسالیا اور پھر پھرتی سے باہر نکل کر دونوں کے پیٹ میں گھونسے رسید کئے۔ تو وہ او کرتے ہوئے آگے کو جھکے تو میں نے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ ان کے سر آپس میں ٹکرا دیئے۔ انہیں الگ کر کے میں نے انہیں فوراً کمرے میں گھسیٹ لیا کیونکہ مجھے باہر چند دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ میں نے انہیں لٹا کر اپنا گھٹنا دونوں کی گردنوں پر رکھ کر ان پر اپنا پورا وزن ڈال دیا۔ ان کے منہ سے پھنسی پھنسی سے چیخوں کے ساتھ رالیں ٹپک رہی تھیں۔ وہ کافی جان والے تھے اس لیے ان میں برداشت کرنے کی صلاحیت بھی زیادہ تھی۔ وہ اس قدر آسانی سے ہار ماننے والے نہیں تھے، مگر میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا۔ سو میں نے اپنے گھٹنوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں کا بھی استعمال کیا تو دو تین جھٹکوں میں ان دونوں کو ایک ساتھ ختم کر دیا۔ اس کے بعد دونوں کی مشین گنیں میں نے اپنی کمر سے لٹکالیں اور انکی جیبوں سے کسی چھوٹے آتشی اسلحے کو تلاش کرنے لگا۔ مگر مجھے ایسا کوئی چیز نہ ملی تو میں نے مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور سیدھا کمرے کے دروازے کی جانب بڑھ گیا مگر اس سے قبل کے میں دروازہ کھول کر باہر نکلتا کمرے کا اکلوتا دروازہ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی آٹو میٹک طریقے سے لاک ہو گیا۔ جسکا مجھے ڈر تھا، آخر وہی ہوا شاید میرے ایکشن میں آنے کے سارے مناظر دیکھ لئے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں اسپیکر کے ذریعے آمنہ جہاں کی آواز گونجی۔۔۔

"بس بہت ہو گیا تمہارا یہ کھیل۔۔۔ جہاں کھڑے ہو وہیں کھڑے رہو۔۔۔۔ تمہاری نگرانی کے لیے تو مجھے اس سے زیادہ افراد چاہیں، میں تو سمجھی تھی انہی سے کام چل جائے گا۔۔۔۔ مجھے واقعی یقین نہیں آرہا مگر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مان لیا کہ واقعی تم درندے ہو۔۔۔۔ خیر بے فکر رہو تم جیسے درندے کو قابو کرنا جانتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔" اس کے ساتھ ہی اسپیکر خاموش ہو گیا اور کمرے میں ایک بار پھر سے خاموشی چھاگئی۔۔۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں تھا اور یہی وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں کمرے میں ایک نیلے رنگ دھواں پھیلنے لگا جسے محسوس کرتے ہی مجھے تیزی سے کھانسی آنے لگی۔ میں نے کھانستے ہوئے فوراً اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ وہ یقیناً کوئی زہریلی گیس تھی معلوم نہیں کس مقصد کے لئے تھے۔۔۔۔ اس نے فوراً کام دکھایا اور میرے سر چکرانے لگا۔۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ سر میں زور زور سے ہتھوڑے بج رہے تھے۔۔۔ کہ اچانک۔۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

ابوالمسعود کی تقریر کے بعد امریکی صدر رابرٹ وائٹ اپنے نائب صدر پال کنگسٹن کے ساتھ ہنگامی پریس کانفرنس کے کے لئے میڈیا کے سامنے آگئے تھے۔ رابرٹ وائٹ کے سامنے ایک ڈائس رکھا ہوا تھا اور وہ اس پر سر جھکائے کچھ پڑھ رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے نائب صدر کے کان میں کچھ کہا تھا تو نائب صدر نے آہستگی سے سر ہلا دیا۔

"خواتین و حضرات اور میڈیا کے نمائندگان جیسا کے آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت ہم امریکی تاریخ کی سب سے بڑی اور بھیانک ترین صورت حال بلکہ ایک عالمی سانحہ سے گزر رہے ہیں۔ میرا اور میرے ساتھ کھڑے نائب صدر جناب پال کا کلیجہ خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آپ لوگ جو مناظر اپنے ٹی وی پر دیکھ رہے ہیں وہ واقعی بہت تکلیف دہ اور دل دہلا دینے والے ہیں۔ آج صبح جس طرح چار طیارے امریکہ کے مختلف ائیر پورٹس سے اغوا کر کے والڈ ٹریڈ سنٹر کے اندر خود کش حملے کے طور پر مارے گئے وہ یقیناً افسوسناک ہے۔ اب تک کی اطلاعات کے مطابق پانچ سو سے زائد افراد ہم سب کو چھوڑ کر یہاں سے جا چکے ہیں۔ جبکہ ہزاروں افراد زخمی ہیں، یہ اپنی نوعیت کا عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعہ ہے۔ جسکی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ انسانی تاریخ میں ایسے کسی واقعے کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور اس کے بعد جس طرح ابوالمسعود نے امریکہ کو للکارا وہ اس سے زیادہ قابل مذمت ہے۔ یہ جس نے بھی کیا اور جو لوگ اسے قبول کر رہے ہیں، ہمارے اسکیورٹی کے ادارے اسے خوب اچھی طرح سے مانیٹر کر رہے ہیں۔ میں عالمی برادری سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس دکھ کی گھڑی میں امریکہ کا ساتھ دیں۔ ہم ان ہائی جیکرز اور ان کے سہولت کاروں کو قانون کے کٹہرے میں لائیں گے اور انہیں سخت سے سخت سزا دلائیں گے۔ میں عالم اسلام سے بھی یہ اپیل کرونگا کہ وہ بھی ان دہشت گردوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ یہ واقعہ امریکہ کی سرزمین پر ایک بھانک حملہ ہے۔ حملہ آور نہایت بزدل اور ڈرپوک ہیں۔ جنہوں نے نہتے انسانوں پر حملہ کیا ہے۔ جن میں خود مسلمان بھی شامل ہیں آخر یہ کیسا جہاد ہے جس میں عام لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور اس کو جہاد کا نام دیا گیا ہے۔ یہ لوگ یقیناً مذہبی جنونی ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد میں آج سے دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کا اعلان کرتا کیونکہ ہمیں جس طرح کی دھمکیاں دی گئی ہیں اس کے بعد ہم خاموش ہرگز نہیں بیٹھ سکتے۔

This will be the war against terrorism, either you are with us or against us there is no if or but.

یا تو آپ لوگ ہمارے ساتھ ہیں یا ہمارے خلاف ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اگر مگر نہیں چلے۔۔۔۔ ہم اس جہاد کی گلوبل فیکٹری کا خاتمہ کر کے چھوڑیں گے۔ ہم اس میں سلامتی کونسل کو بھی اپنے ساتھ ملائیں گے اور جہاں جہاں ہو سکا ہم اپنی پالیسی کا پرچار میڈیا کے ذریعے کریں گے۔ انہوں نے ہمیں ہمارے گھر میں گھس کر مارا ہے ہم بھی انہیں انکے گھر میں گھس کر ماریں گے۔ آج سے ابوالمسعود کو دہشت گرد نمبر ون ڈکلیئر کیا جاتا ہے اور جو شخص اس کے بارے میں ہمیں زندہ یا مردہ ہونے کی اطلاع دے گا اسے ہم

http://paksociety.com

بیس لاکھ امریکی ڈالرز دیں گے۔۔۔۔'' امریکی صدر کی دھواں دار تقریر کے بعد ایک بار پھر لائیو مناظر دکھائے جانے لگے۔ جس میں عورتیں بچے اور بڑھے افراتفری کے عالم میں ادھر اُدھر دوڑ رہے تھے اور فضا میں گہرے سیاہ رنگ کے بادل چھائے ہوئے۔ زمین پر جگہ جگہ خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے۔ ایمبولینسیں شور مچاتی ہوئی تیزی سے زخمیوں کو لے جا رہی تھیں۔ جبکہ اس کے علاوہ ریسکیو کا کام تیزی سے جاری تھا۔ دونوں عمارتیں تاحال آگ اور گہرے سیاہ دھویں کی لپیٹ میں تھیں۔ ہر کوئی چیخ اور چلا رہا تھا۔ بظاہر امریکی صدر نے جو باتیں کی تھیں وہ حقیقت پر مبنی تھیں۔ جتنے بھی ہائی جیکرز تھے وہ سب کے سب جہاد کے جذبے سے سرشار تھے اور انہوں نے عالمی طاقت کو بری طرح سے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک گہری سازش تھی پر مسلمان بھی برابر کے شریک تھے اور یہی کرنل اشر چاہتا تھا کہ ہم آپس میں ہی ایک دوسرے کے دست و گریباں ہو جائیں۔ اس نے امریکہ کے ٹاپ کے ادرواں کو یہ بات باور کرا دی تھی کہ جنگ ہے تو پیسہ ہے اور اگر خون ہے تو سونا ہے۔ یہ اس قسم کے کھیلوں کا ماہر سمجھا جاتا تھا سب کچھ اس کی ماسٹر پلاننگ کے عین مطابق ہو رہا تھا اور میں اندر ہی اندر سے کڑھ رہا تھا۔

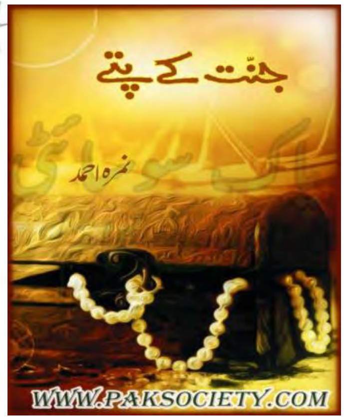
☆☆☆☆☆☆☆☆

اچانک میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں نے فوراً سے پہلے اپنی کمر سے مشین گنیں ہٹائی اور اور پھر اس کا رخ آٹومیٹک لاک کی طرف کر کے دو تین فائر کر دیئے میری توقع کے عین مطابق ایک دھماکے کے ساتھ لاک ٹوٹ گیا اور میں نے دروازہ کھول کر راہداری میں قدم رکھ دیا۔ اس وقت راہ داری مکمل طور پر سنسان تھی۔ میں احتیاط سے باہر نکلا اور دھیمے قدموں سے باہر بڑھنے لگا۔ راہ داری کے سرے پر مجھے ایک گشت کرنے والا مل گیا۔ میں نے فوراً سکے منہ میں ہاتھ رکھا اور اسے اپنے پاس کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ وہ میری بانہوں میں بری طرح سے پھڑ پھڑانے لگا۔ ایک لمحے سے بھی کم وقت میں میں نے اسکی گردن توڑ دی۔ اب میں اس کی جیب کی تلاشی لینا لگا۔ مجھے اس کی جیب میں سے ایک پستول مل گیا، پھر اس کی دوسری جیب سے مجھے تین چار میگزین ملے اور اسی میں ہی مجھے ایک سائیلنسر بھی مل گیا۔ میں نے جلدی سے اس کے اندر وہ فٹ کیا اور راہداری کے سرے سے جوں ہی مڑا مجھے وہاں سے چار مقامی لمبے تڑنگے مشین گن بردار نظر آئے میں نے انہیں چار ہی گولیوں میں ختم کر دیا۔ دو کو سیدھی سر میں لگیں اور باقی دو کو دل میں۔ بغیر آواز کئے وہ سب لوگ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ میں انکے پاس پہنچا اور انکی تیزی سے تلاشی لینا لگا۔ انکی جیبوں سے بھی مجھے تین چار پستول اور اضافی میگزین مل گئے۔ انہیں بھی میں اپنی جیبوں اور سائیڈوں میں ٹھونس لیا۔ اب میں چلتا پھرتا بم تھا۔ راہداری کا اختتام ایک کمرے پر ہوا۔ اس کے اوپر میں نے دو فائر کئے تو اس کا آٹومیٹک لاک کھل گیا۔ دروازہ کھول کر میں جوں ہی اندر داخل ہوا مشین گنوں کی اَن گنت بوچھاڑ میرے جانب بڑھنے ہی والی تھی کہ میں ایکدم سے زمین پر لیٹ گیا۔ وہ کوئی آٹھ افراد تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ ایک پتلا سا کمرہ تھا جس کی سائیڈوں پر ڈھیر سارے ڈھبے رکھے ہوئے تھے۔ جو یقیناً خالی نہیں تھے، زمین پر لیٹتے ہی ایک بار پھر شدید نوعیت کی گولیوں کی تڑتڑاہٹ ہوئی مگر میں نے تڑپ کر

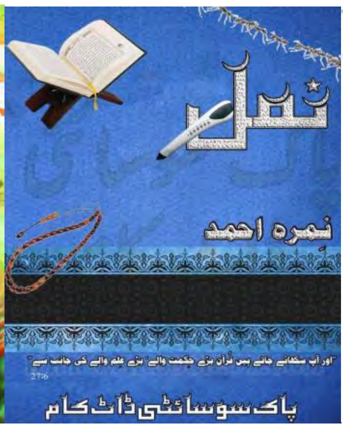
http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

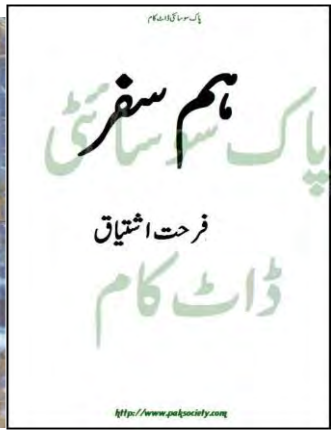
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

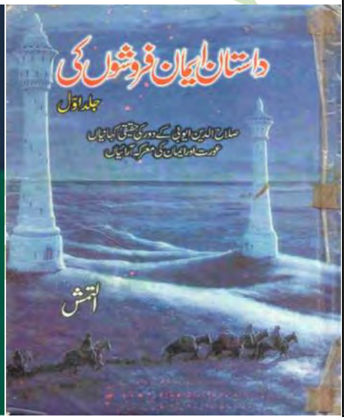




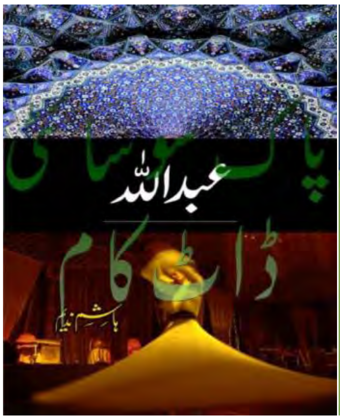


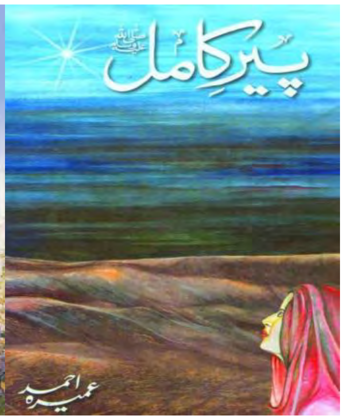


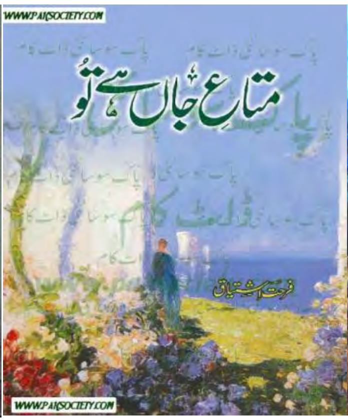


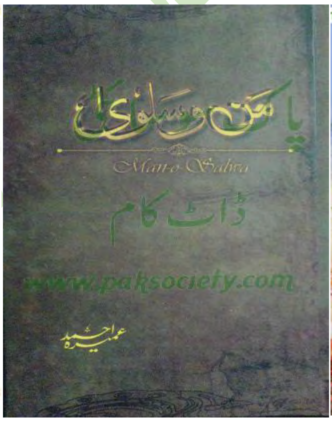




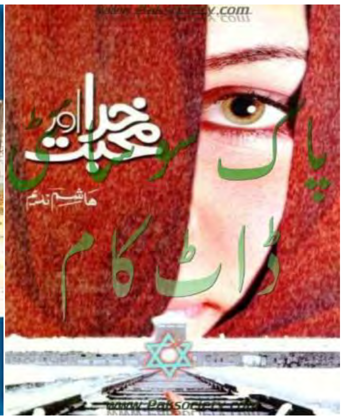


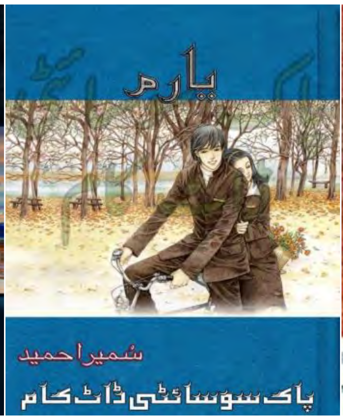




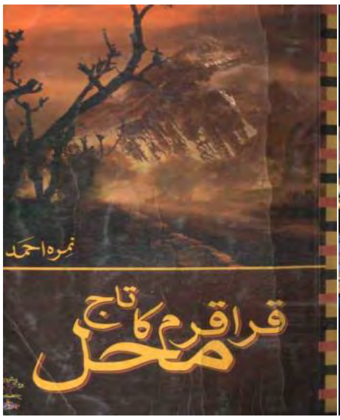












کروٹ لی اور ڈھیر سارے ڈبوں کی اوٹ میں ہو گیا۔ ان آٹھ افراد نے نقاب اوڑھ رکھے تھے اور وہ مسلسل فائر کئے جا رہے تھے۔ شاید وہ کوئی ڈیتھ اسکواڈ تھا جس کا کام ہی بندے مارنا تھا۔ میرے پر تو وہ بھوکے کتوں کی طرح ٹُل پڑے تھے۔ جب آمنہ سے میں سنبھالا نہیں گیا تو اُس نے مجھے بھوکے کتوں کے سامنے چارہ بنا کر ڈال دیا یا یہ کہیں کتوں کو میرے پیچھے لگا لیا۔ اگلے لگاتار کوئی دو منٹ تک مسلسل فائر ہوتا رہا پھر وہ جوں ہی تھا میں نے اسی وقت اپنی گردن نکال کر دو تین فائر کر دیئے اور پھر واپس مڑ گیا۔ اسی اثناء میں مجھے دو افراد کے نیچے گرنے کی آواز آئی اور ایک بار پھر سے مجھ پر نان اسٹاپ فائر شروع ہو گیا۔ گولیاں لگاتار فائر ہو رہی تھیں کہ ایک دم سے میں ڈبوں کی اوٹ سے اوپر اٹھا اور جمپ لگا کر دوسری جانب ڈبوں کے پیچھے جا کر چھپ گیا۔ اس دوارن گولیاں میرا تعاقب کرتی ہوئی میرے ساتھ ہی آ گئی مگر خوش قسمتی سے وہ مجھے چھو نہ سکیں۔ میں نے ایک بار پھر سے اپنے آپ کو پیٹ کے بل زمین پر لٹا لیا اور کرالنگ کرتا ہوا باہر نکلا اور رول ہوتا ہوا دوسری طرف کے ڈبوں کی جانب بڑھ گیا، اس دوران میں نے دو تین مزید فائر کئے جو حسب توقع ٹھیک نشانے پر لگے۔ لیکن اس بار کوئی مرا نہیں بلکہ زخمی ہوتا ہوا معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ دوسری طرف سے مجھے دو لوگوں کی کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے دو تین گہرے سانس لئے اور اس بار میں نے ایک اور گیم کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس بار میں کھڑا ہوا اور ڈبوں کے اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ وہ ڈھیر سارے ڈبے ایک دوسرے کے اوپر آڑھے ترچھے رکھے ہوئے تھے۔ یہ زمین سے کوئی سات آٹھ فٹ بلند ہو نگے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان میں کیا تھا لیکن، میرے لئے صرف اتنا ہی ضروری تھا کہ وہ سب ڈبے میرا وزن آسانی سے برداشت کر رہے تھے۔ باقی کسی چیز کی پرواہ مجھے ہونی نہیں چاہیے تھے۔ اس دوران لگاتار فائرنگ جاری تھی وہ لوگ ایک دو سیکنڈ کا وقفہ بھی نہیں کر رہے تھے۔ شاید انہیں اسی قسم کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ میں اوپر چڑھ کر آرام آرام سے رینگتا ہوا تھوڑا آگے گیا اور پستول ایک سائیڈ پر رکھ کمر سے مشین گن اتار کا میں نے اس کے کارتوس چیک کئے اور اس کے بعد اسے اپنے ہاتھوں میں ایڈجیسٹ کر کے میں نے اپنا سر ابھارہ اور فائر کھول دیا۔ یا نئی افتاد اُن سے سب کے لئے نئی تھی۔ لہذا سارے ہی وہیں بے ہنگم طریقے سے جھولتے ہوئے ڈھیر ہو گئے۔ ان کی بیک پر ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ میں جمپ لگا کر نیچے اترا اور ان کی لاشوں کو پھلانگتا ہوا جوں ہی دروازے کی جانب بڑھا تو اچانک کوئی میری ٹانگ سے بری طرح لپٹا اور اس نے مجھے بھی گھما کر گرا دیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کرنل اشر اور میری ایجنسی کے دیگر لوگ جا چکے تھے اب ہسپتال کے کمرے سوائے میرے اور مایا کے دوسرا کوئی نہیں تھا۔ ہم لوگ اس وقت بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے خصوصی ہسپتال میں موجود تھے۔ جو جدید ترین سہولیات سے مزین تھا اس لیئے یہاں میرا علاج تیزی سے جاری تھا۔ ڈاکٹر مارک ایک بار مجھے چیک کر کے تسلی کر چکے تھے اور مجھے مکمل طور پر آرام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ میں اس وقت واقعی مایا کے رحم و کرم پر تھا اور وہ میری خوب تیمارداری کر رہی تھی۔ اس وقت مجبوری تھی مجھے اس کے جذبات کے ساتھ

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

تعاون کرنا تھا کیونکہ میں خود اس وقت بہت مجبور تھا۔ وہ جو کر رہی تھی میں اسے خوب سمجھتا تھا مگر ابھی وہ سب اسے کرنے دینا چاہتا تھا۔ اس نے پیار سے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے پیار بھرے انداز میں دیکھنے لگی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔؟"

"تمہیں دیکھ رہی ہوں۔۔۔"

"وہ تو میں بھی جانتا ہوں۔۔۔"

"پھر کیوں پوچھا؟۔۔۔"

"اس لیئے کے مجھے تمہاری آنکھوں میں شرارت نظر آ رہی ہے۔"

"سو تو ہے اور اب تو تم پوری طرح سے میرے پاس ہو۔۔۔ تمہیں چکنی مچھلی کی طرح کہیں بھی پھسلنے نہیں دوں گی۔"

"اب ایسی حالت میں کون کمبخت پھسلنا چاہے گا۔۔۔ ویسے تمہارے ارادے مجھے کافی خطرناک لگ رہے ہیں۔۔۔۔"

"کیوں نا ہوں، ساری دنیا کی سیکرٹ سروسز کو جس نے آگے لگایا ہوا ہو اسے قابو کرنے کے لئے خطرناک بننا پڑتا ہے۔"

"اچھا تو اب ہمیں قابو کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔۔ ادھر دیکھ رہی ہو کتنے معصوم لوگوں کی جان چلی گئی۔۔"

"ہاں جانتی ہوں، پر کرنل کو کون سمجھائے۔۔۔ ویسے تمہیں بڑا ترس آرہا اُن لوگوں پر خیر ہے؟"

"ہاں آخر میں جتنا ہی درندہ صفت کیوں نہ ہوں۔۔۔ کہیں نہ کہیں دل تو رکھتا ہی ہوں۔۔۔ کیا خیال ہے؟ کیا تمہیں میرے انسان ہونے پر کوئی شک ہے کیا؟"

"ہاں پہلے تو تھا مگر تم ہر مشن یا نئی افتاد کے بعد ایک نیا روپ لیکر نکلتے ہو اس بار تمہارا انسانیت والا روپ دیکھ کر مجھے کافی حیرت ہو رہی ہے۔"

"کیوں کیا اس سے پہلے میں نے کبھی انسانوں والے کام نہیں کئے۔۔۔"

ہ"اں تم کھٹور ہو پتھر دل ہو۔۔۔ تمہیں انسانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے کے سوا اور کیا آتا ہے۔۔۔۔؟ ویسے تمہاری شخصیت میں نت نئے جلوے دیکھ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔ اور مجھے پوری امید ہے کہ کسی کسی نہ کسی دن تم رومینٹک بھی بن کر نکلو گے۔"

"واہ کیا کہنے مایا جی کے۔۔۔ کیا کیا امیدیں وابستہ کی ہوئی ہیں تم نے ویسے مجھ سے؟۔۔۔"

"امید پر تو دنیا قائم ہے، کیا تم جنگلی سے انسان نہیں بن سکتے؟ جب تم شراب چھوڑ سکتے ہو تو پھر کچھ بھی کر سکتے ہو۔"

"ہاں کرنے کو تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ مجھے کوئی روک نہیں سکتا پر تم کیوں اپنے ذہن پر اتنا بوجھ ڈال رہی ہو؟"

"تو کیوں نا ڈالوں؟۔۔۔ کیا تم میرے نہیں ہو سکتے۔۔۔؟"

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"دیکھو مایا میں نے تمہیں کئی دفعہ سمجھایا ہے کہ میری زندگی مسلسل موت کے ساتھ جد و جہد کرتے گزرتی ہے۔ تم شب و روز میری مصروفیات دیکھتی آئی ہو بلکہ تم خود بھی اس سب کچھ کا حصہ ہو اس کے باوجود بھی تمہاری سوچ یہ سمجھنے سے کیوں قاصر ہے کہ میں ایک بہتا ہوا دریا ہوں جس نے آگے چل کر ایک سمندر بن جانا ہے۔ اس کے سامنے بند باندھ کر تم نہیں جی سکو گی۔ حالات نے میرے قدموں میں کبھی بیڑیاں نہیں ڈالیں اور تم مجھے قید کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہو۔ آج تک جو بھی میری سامنے بند باندھ کر کھڑا ہوا ہے اِس دریا نے اسے بہا دیا ہے۔ یہ آئندہ بھی ایسا ہی کرے گا۔۔۔"

"جانتی ہوں۔ تمہاری زندگی کے اکثر گوشوں سے میں واقف ہوں۔ پر کیا کروں میں خود کو سنبھال نہیں پاتی۔ تمہیں دیکھتی ہوں تو جذبات کی رو میں بہہ جاتی ہوں۔ میں نے آج تک سب مردوں کو ایک جیسا پایا ہے۔ پر تم سب سے الگ ہو، سب سے مختلف ہو۔ بس یہی چیز مجھے سکون نہیں لینے دے رہی۔ میں اپنے دل کو لاکھ سمجھاؤں تو پھر بھی نہیں مانتا۔۔" مایا اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی کہ کمرے کا دروزہ ناک ہوا تو اس نے۔"یس" کہہ کر دروازہ بجانے والے کو اندر آنے دیا۔ وہ نرس تھی اور مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ اپنے ساتھ ٹرے لائی تھی جس پر بہت سی دوائیاں اور سرنج رکھی ہوئیں تھیں۔

"سوری مس مایا ڈیوڈ صاحب کی دوائیوں کا وقت ہو گیا ہے انہیں پھر سونا ہے۔۔۔"

"اوہو سسٹر آپ نے تو ہماری مس مایا جی کا دل ہی توڑ دیا۔۔ ابھی تو انہوں نے بہت سی دل کی باتیں کرنی تھیں۔۔"میری باتیں سن کر نرس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

ج"انتی ہوں پر کیا کریں کرنل صاحب کا سختی سے آرڈر ہے کہ آپ کو جلد از جلد صحت یاب کیا جائے اس لئے دوائیاں تو وقت پر دینا ہی پڑیں گی۔ اس کے بغیر کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔" نرس کو ہنس ہنس کر باتیں کر تا دیکھ کر مایا کا منہ بن گیا اور وہ مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اٹھ کر کھڑی ہوئی اور دوسری چیئر پر جا کر بیٹھ گئی اور اور ساتھ رکھی چھوٹی سی میز سے ایک میگزین نکال کر اس کی ورق گردانی کرنے لگی۔ میں اسکو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"لو جی آپ ہمیں سلانے آئیں تو مایا جی کا منہ بن گیا ہے۔ ان کا بس چلے تو وہ ہم سے لگاتار باتیں کرتی جائیں۔۔ ویسے کیا ایک بات میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں۔۔۔"

"جی جی پوچھیں۔۔۔ اس میں اجازت لینے والی کون سی بات ہے۔۔۔"

"یہ عورتیں اتنا زیادہ کیوں بولتی ہیں کیا انہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔۔۔"میری بات سن کر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

"یہ عورتوں پر بلاوجہ کا الزام ہے۔۔۔ سب سے زیادہ مرد بولتے ہیں۔۔۔"اس سے قبل کے نرس اس بات کا جواب دیتی مایا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو اس بار قہقہہ لگا کر ہنسنے کی باری میری تھی۔

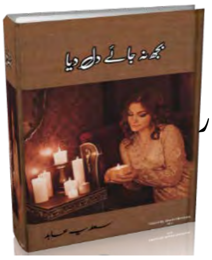
http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com



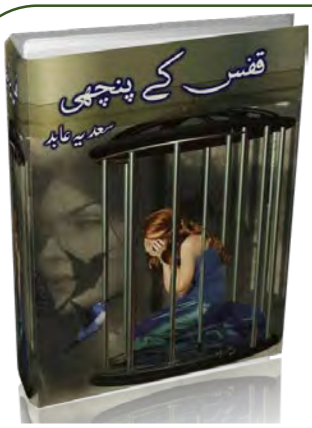
عہدِ وفا

ایمان پریشے کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا مُنفرد ناول، مُحبت کی داستان جو معاشرے کے رواجوں تلے دب گئی، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔



بُجھ نہ جائے دِل دیا

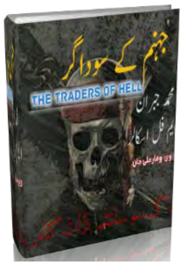
سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، مُحبت، نفرت، عداوت کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔



قفس کے پنچھی

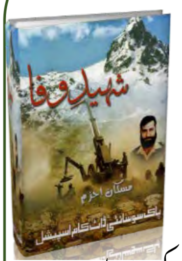
سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، علم و عرفان پبلشرز لاہور کے تعاون سے جلد، **کتابی شکل** میں جلوہ افروز ہو رہا ہے۔

آن لائن پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔



جہنم کے سوداگر

مُحمد جبران (ایم فِل) کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ایکشن ناول، پاکستان کی پہچان، دُنیا کی نمبر 1 ایجنسی آئی ایس آئی کے اسپیشل کمانڈو کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔



شہیدِ وفا

مُسکان احزم کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ناول، پاک فوج سے مُحبت کی داستان، دہشت گردوں کی بُزدلانہ کاروائیاں، آرمی کے شب و روز کی داستان پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

آپ بھی لکھئے:

کیا آپ رائٹر ہیں؟؟؟۔ آپ اپنی تحاریر پاک سوسائٹی ویب سائٹ پر پبلش کروانا چاہتے ہیں؟؟؟

اگر آپکی تحریر ہمارے معیار پر پُورا اُتری تو ہم اُسکو عوام تک پہنچائیں گے۔ **مزید تفصیل کے لئے یہاں کلک کریں۔**

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام، پاکستان کی سب سے زیادہ وزٹ کی جانے والی کتابوں کی ویب سائٹ، پاکستان کی ٹاپ 800 ویب سائٹس میں شُمار ہوتی ہے۔

"لو جی سن لیا آپ نے۔۔۔مایا جی کو ہماری یہ بات ایک آنکھ نہیں بھائی۔۔۔اُن کا بس چلے تو مجھے اسی بات پر ابھی پھانسی دے دیں۔"

میری بات سن کر نرس ایک بار پھر سے مسکرا دی۔

"سر آپ باتیں بہت اچھی کرتے ہیں۔۔۔۔"

"کیا کریں جی اس کے باوجود بھی مس مایا جی ہم سے رام نہیں ہوتیں۔کئی بار کہتا ہوں کے اگنی کو ساکشی مان کر سات پھیرے لے لیں پر یہ مانتی ہی نہیں ہیں۔۔۔"

"ہیں۔۔۔سات پھیرے۔۔۔وہ کیا ہوتے ہیں جی۔۔۔"نرس نے میری بات سن کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔اس بے چاری کو واقعی نہیں پتہ تھا کہ یہ ساتھ پھیرے کس بلا کا نام ہے۔اس کی حیرت بھی جائز تھی۔کیونکہ وہ جس کلچر میں پلی بڑھی تھی وہاں سات پھیروں کا واقعی کوئی رواج نہیں تھا۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بات مایا کے پلے بھی نہیں پڑی تھی۔

"سات پھیرے انڈیا میں ہندو لیتے ہوتے ہیں۔ان کے کپلز شادی کرنے کو سات پھیروں کا نام دیتے ہیں۔یہ ان کی مذہبی رسم ہے جیسے یہاں امریکی لڑکا لڑکی چرچ میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔۔"

"اوو آپ تو بڑی انفارمیشن رکھتے ہیں۔۔۔میں اگر نرس نہ ہوتی تو شاید یہ معلومات میرے پلے بھی پڑ جاتیں۔۔۔"اس نے ایک ٹھنڈی آہ لیتے ہوئے کہا۔

"ارے سسٹر آپ اتنی ٹھنڈی آہیں نہ لیں یہ تو سب قسمت کے چکر ہیں۔ہمارے نصیب میں یہ ایجنٹی رکھ دی ہے اور آپ کے نصیب میں میرے جیسے ہینڈسم مریضوں کی دیکھ بھال۔۔۔"میری بات سن کر وہ ایک بار پھر کھکھلا کر ہنس پڑی۔کچھ دیر ہم یوں ہی گپ شپ لگاتے رہے اور مایا برے برے منہ بناتی رہی۔اس نے مجھے دوائیاں کھلائیں اور بے ہوشی کا انجیکشن لگا کر وہاں سے چلی گئی۔اس کے جاتے ہی میں نے ایک گہری سانس لی اور آنکھیں بند کر کے سو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com